© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ!

دشمن سخت پریشان ہے.........پس چرا درفکر حیراں ماندہ ای؟

....

دنیا میں مباحثہ، مناظرہ اور مجادلہ کے عام طور طریقے یہ ہیں کہ قائل کلام کی جانب سے اولاً اول گفتگو میں مخاطب کو نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے، مخاطب سمجھ نہ سکے تو دلیل دی جاتی ہے اور مثالیں پیش کی جاتی ہیں......اس سے بھی کام نہ چلے اور مخاطب ہو بھی کوئی زبردست یا اپنا لے پالک، تو گفتگو کرنے والے کو غصہ آنے لگتا ہے اور پھر آوازیں بلند ہونے لگتی ہیں ....چنانچہ مخاطب کو تنبیہ کی جاتی ہے..........وہ مخالفت پر کمربستہ ہوجائے اور سنی ان سنی کرنے لگے تو قائل غصہ کی وہ زبان استعمال کرتا ہے جس میں شدت وغلظت پائی جاتی ہے، اس سے بھی کام نہ چلے اور مخالف برابر ہٹ دھرمی پہ قائم رہے اور بات نہ مانے تو پھر قائل لٹھ اٹھالیتا ہے اور قائل مخاطب کی جسے اب وہ اپنا سخت مخالف بلکہ دشمن خیال کرنے لگتا ہے، مرمت کرنے کی سوچتا ہے اور حملہ آور ہوجاتا ہے..........

مسلمانوں اور اسلام دشمنوں میں آج کل یہی صورت حال ہے.........کہ اسلام دشمنوں نے مسلمانوں کو دوست کا تاثر دیکر جو کچھ مدد امداد، اور مراعات کے نام پر اہل اسلام کو دیا اس کے ساتھ کڑی شرائط بھی آنے لگیں، شرائط سے مشروط قرض وامداد کے ساتھ ساتھ شرائط منوانے کے لئے ٹیبل ٹاک شروع ہوئی ....ٹیبل ٹاک میں بات نہ بنی تو امداد روکنے اور مراعات واپس لینے کی دھمکیاں ملنے لگیں، اس سے کام نہ چلا تو بیک زبان کہہ دیا گیا..........بتاؤ دوست ہو یا دشمن..........؟ اور ہماری مانتے ہو یا نہیں..........بعض نے مان لی اور بعض بپھر گئے کہ اپنے ایمان کی قیمت پر تمہاری نہیں مانیں گے..........چنانچہ سرد جنگ گرم جنگ میں بدل گئی دوست کا تاثر دینے والے دشمن نے لٹھ اٹھالی اور بموں کی برسات ہونے لگی..........گویا دوستی کا غازہ مل کر سامنے آنے والا اپنے اصل روپ میں ظاہر ہوگیا، اب وہ سخت پریشان ہے..........کرے تو کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرے.........جسے اپنا لے پالک سمجھا تھا اس نے یکسر نافرمانی کر دی.........نہ صرف یہ بلکہ آنکھیں دکھانے لگا.........اس کے اثرات خود اپنے گھر میں ظاہر ہونے لگے اور ہزاروں کی تعداد میں امریکہ ویورپ میں لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا.........اس سے پریشانی میں اور بھی اضافہ ہو گیا.........اب دشمن سخت پریشان ہے.........اگر چہ مقابلہ میں مٹھی بھر مسلمان کھڑے ہیں سارے نہیں.........پھر بھی اسے شدید مشکلات کا سامنا ہے.........وہ اب باؤلا ہو رہا ہے.........اور اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا کہ اتنی بڑی ٹیکنالوجی کا مالک ہو کر بھی اس پہاڑی سے اور بظاہر عصر حاضر کی جنگوں کے حوالہ سے اناڑی سے مسلمان سے پالا پڑ گیا ہے.........اور جان چھڑانی مشکل ہو رہی ہے.........کمبل ہے کہ چھوڑنے کا نام نہیں لے رہا.........ایسے میں مسلمانوں کو خوش ہونا چاہئے نا کہ پریشان.........جب دشمن پریشان ہے.........اذیت میں ہے.........سخت مشکل میں ہے.........جان چھڑانے کی کوشش میں ہے.........جب دشمن کی یہ کیفیت ہے تو پھر مسلمان خواہ مخواہ کیوں پریشان ہیں.........انہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ اپنے بہت ہی کم نقصان پر بہت بڑی جنگ ہم جیتنے کے قریب ہیں.........اللہ کی نصرت کا وعدہ پورا ہو رہا ہے.........**انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین** کی صدائے دل آویز بار بار آرہی ہے.........اور فتح مبین کا وعدہ ان مجاہدوں کے صدقے پورا ہوتا نظر آرہا ہے جو روکھی سوکھی کھا کر پہاڑوں کی سنگلاخ وادیوں میں ایمان کی خاطر جاں نثاری کے نقش ثبت کر رہے ہیں.........فجزاھم اللہ احسن الجزاء.........مسلم نوجوانوں، اور اقبال کے شاہینوں کو اس موقع پر یہی یاد دلایا جا سکتا ہے کہ.........

بفعل اللہ ماشاء چوں خواندہ ای پس چرا در فکر حیراں ماندہ ای

نوٹ: قارئین کرام اپریل میں مجلّہ شائع نہ ہو سکا.........چنانچہ زیر نظر شمارہ کو اپریل مئی کا مشترکہ شمار کیا جائے......اہل علم وقلم سے گزارش ہے کہ وہ اپنی نگارشات فقہی موضوعات کے حوالہ سے ارسال فرمائیں......اور ان میں تحقیقی انداز کو پیش نظر رکھیں......الشہادۃ العالمیہ کے لئے لکھے جانے والے معیاری مقالات مجلّہ میں شائع کئے جا سکتے ہیں.........(مجلس ادارت)

☆ تخصیص العام بالنیة مقبولة دیانة لا قضاء ☆

© rasailojaraid.com